نماز میں کونسے امور جائز ہیں؟

محمد منشاء کاشف فیصل آباد

وعن معاویة بن الحکم رضی الله تعالیٰ عنه قال قال رسول الله ﷺ ان هذه الصلوة لا یصلح فیها شئی من کلام الناس انما هو التسبیح والتکبیر وقراءة القرآن (رواه مسلم بحواله بلوغ المرام)

ترجمہ: حضرت معاویہ بن حکمؓ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ جو نماز ہے اس میں لوگوں کے کلام کی ذرا گنجائش نہیں۔ اس میں تو صرف تسبیح تکبیر اور قراءت قرآن ہونی چاہیے۔

تشریح: اس حدیث کو امام احمد، نسائی، ابو داؤد، ابن حبان اور بیہقی نے روایت کیا ہے اور انہوں نے (لا یصلح) کی بجائے (لا یحل) کے الفاظ نقل کئے ہیں اور مسند احمد کی روایت میں ہے اس میں تسبیح و تکبیر، تحمید اور قراءت قرآن ہونی چاہئے اور مکمل حدیث اس طرح ہے۔

حضرت معاویہ بن حکمؓ بیان کرتے ہیں میں رسول اللہ کے ساتھ نماز پڑھ رہا تھا کہ ایک آدمی نے چھینک ماری تو میں نے (یرحمک اللہ) کہا (یہ سن کر) لوگ میری طرف غصے سے دیکھنے لگے میں نے کہا تمہاری ماں تمہیں گم پائے کیا ہوا تم میری طرف دیکھ رہے ہو؟ وہ مجھے خاموش کرانے کے لئے اپنی رانوں پر ہاتھ مارنے لگے۔ جب میں نے انہیں دیکھا کہ وہ مجھے خاموش کرا رہے ہیں تو میں خاموش ہوگیا جب آپؐ نماز سے فارغ ہوئے میرے والدین آپ پر فدا ہوں میں نے اس سے پہلے اور اس کے بعد آپ جیسا کوئی معلم نہیں دیکھا آپ مجھ سے ناراض ہوئے نہ مجھے مارا نہ ہی مجھے برا بھلا کہا بلکہ یوں فرمایا یہ نمازیں تسبیح تکبیر اور قراءت قرآن کے لئے ہیں۔ اگر کوئی شخص لاعلمی میں دوران نماز کلام کرے تو اس کی نماز باطل نہیں ہوتی۔

آپ نے حضرت معاویہ بن حکمؓ کو نماز دہرانے کا حکم نہیں فرمایا۔ واللہ اعلم۔ ایک اور حدیث میں ہے۔ حضرت زید بن ارقمؓ بیان کرتے ہیں ہم رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں دوران نماز کلام کر لیتے تھے اور ہم میں سے کوئی اپنے ساتھی سے اپنی ضرورت کی بات کر لیتا تھا حتیٰ کہ یہ آیت نازل ہوئی حافظوا علی الصلوات والصلوة الوسطیٰ وقوموا لله قانتین ۔

نمازوں کی حفاظت کرو بالخصوص نماز وسطیٰ (عصر) کی اور اللہ تعالیٰ کے سامنے مؤدب ہو کر کھڑے ہوا کرو۔ تو ہمیں خاموشی اختیار کرنے کا حکم دیا اور فامرنا بالسکوت و نهینا عن الکلام، اور بات چیت کرنے سے روک دیا گیا (متفق علیه) اور یہ الفاظ صحیح مسلم کے ہیں اور ایک سوال پیدا ہوتا ہے نمازی آدمی اگر نماز پڑھ رہا ہے آنے والا شخص سلام کرسکتا ہے حدیث میں آتا ہے عن ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال قلت لبلال کیف رایت النبیّ ﷺ یرد علیهم حین یسلمون علیه وهو یصلی علیه قال یقول هٰکذا و بسط کفه (اخرجه ابو دائود والترمذی وصححه .)

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں میں نے بلالؓ سے دریافت کیا تم نے نبی علیہ السلام کو حالت نماز میں لوگوں کو سلام کا جواب کس طرح دیتے تھے حضرت بلالؓ نے کہا آپ اس طرح کرتے تھے اور انہوں نے اپنا ہاتھ پھیلایا۔ ابو داؤد، ترمذی اور ترمذی نے صحیح قرار دیا۔

تشریح: اس روایت کو خمسہ نے روایت کیا ہے البتہ نسائی اور ابن ماجہ کی روایت میں حضرت بلالؓ کی جگہ حضرت صہیبؓ کا ذکر ہے امام ترمذی بیان کرتے ہیں میرے نزدیک دونوں روایتیں صحیح ہیں۔ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ غیر نمازی نمازی کو سلام کرسکتا ہے اس لئے کہ جس شخص نے آپ کو سلام کیا آپ نے اس پر سکوت فرمایا جو کہ تقریری حدیث کے ضمن میں ہے۔ اور اشارہ سے سلام کا جواب دینا جائز ہے اس حدیث کا پس منظر ہے کہ آپ مسجد قبا میں تشریف لائے وہاں نماز پڑھی وہاں کچھ انصار آئے اور انہوں نے آپ کو حالت نماز میں سلام کیا پس ابن عمرؓ نے حضرت بلالؓ سے دریافت کیا آپ نے نماز میں لوگوں کے سلام کا جواب کس طرح دیتے ہوئے دیکھا؟ پس حدیث سے ثابت ہوا کہ نمازی سلام کا جواب دے گا۔ خواہ وہ سر کے اشارے سے، ہاتھ کے اشارے سے یا انگلی کے اشارے سے جواب دے اس لئے کہ سلام کا جواب دینا واجب ہے حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے ایک حدیث میں ہے کہ جس شخص نے

میں کوئی قابل فہم اشارہ کیا تو وہ اپنی نماز دہرائے لیکن دارقطنی بیان کرتے ہیں اس حدیث میں ابوغطفان راوی مجہول ہے۔اور ذرا اس مسئلہ کی وضاحت ہو جائے اور حدیث میں حضرت ابوقتادہؓ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ (اپنی نواسی) امامہ بنت زینب کو اٹھائے ہوئے نماز پڑھتے۔ جب آپ سجدہ کرتے تو انہیں بٹھا دیتے اور جب کھڑے ہوتے تو انہیں اٹھا لیتے (بخاری و مسلم) اور مسلم میں ہے۔آپ مسجد میں لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے صحیح مسلم میں ہے کہ جب رکوع کرتے تو اسے بٹھا دیتے۔بخاری اور ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ جب آپ رکوع کرنا چاہتے تو اسے بٹھا دیتے پھر رکوع کرتے اور سجدہ کرتے جب سجدوں سے فارغ ہوتے تو کھڑے ہوتے اور اسے پکڑ کر اٹھا لیتے اس حدیث میں صراحت ہے کہ اس بچی کو اٹھاتے اور بٹھاتے تھے اس میں ان لوگوں کا ردّ ہے جو یہ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ سجدہ میں جاتے یا سجدہ سے اٹھتے تو وہ بچی آپ کے ساتھ لپٹی اور چمٹی رہتی تھی۔پس اس حدیث سے ثابت ہوا کہ اگر نمازی دوران نماز کسی بچی کو اٹھا لے تو اس سے نماز فاسد نہیں ہوتی خواہ یہ اٹھانا ضرورت کے تحت ہو یا بغیر ضرورت کے،نماز فرض ہو یا نفل اور نمازی خواہ امام ہو یا منفرد۔جیسا کہ صحیح مسلم کی روایت میں صراحت ہے کہ آپ مسجد میں امامت کرا رہے تھے تو جب امام کے لئے بچی کو اٹھانا جائز ہے تو پھر منفرد کے لئے بھی جائز ہے اسی طرح اگر فرض نماز میں جائز ہے تو نفل میں بھی جائز ہے۔واللہ اعلم

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں حق بات سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے اور اسی پر عمل پیرا ہونے کی توفیق بخشے آمین

تقریب تکمیل فہم قرآن کلاس

رپورٹ: احمد متین

مسلمان دنیا میں وہ خوش نصیب ترین لوگ ہیں جن کے پاس اللہ تعالیٰ کا کلام بالکل محفوظ اور تمام تحریفات سے پاک انہی الفاظ میں موجود ہے جن الفاظ میں وہ اللہ کے رسول ﷺ پر اترا تھا۔قرآن تو اس لئے نازل کیا گیا تھا کہ اس پر عمل کریں اور اللہ کی زمین پر اللہ تعالیٰ کے قانون کی حکومت قائم کر دیں۔لیکن جب مسلمانوں نے قرآن کریم کی تعلیمات کو پس پشت ڈالا تو وہ اس کی برکتوں اور اللہ تعالیٰ کی بے شمار نعمتوں سے محروم کر دیئے گئے۔قرآن کریم کی تعلیم کو عام کرنے کے لئے اور اس کا پیغام گھر گھر پہنچانے کے لئے انتظامیہ مسجد عمر سول لائن فیصل آباد نے فہم قرآن کی ایک کلاس کا اہتمام کیا اور اس مقصد کے لئے شہر کی معروف دینی و علمی شخصیت مولانا مفتی عبدالحنان زاہد (فاضل مدینہ یونیورسٹی،مدرس جامعہ سلفیہ) کی خدمات حاصل کی گئیں۔محترم مفتی عبدالحنان زاہد کا شمار علمی شخصیات میں صف اول کے حلقوں میں ہوتا ہے آپ نے بڑی محبت،محنت،اور لگن کے ساتھ آسان تشریح اور مختصر تفسیر کے ساتھ بڑے علمی انداز میں کلاس پڑھائی۔تقریباً چھ سال کے عرصہ میں قرآن مجید مکمل ہوا تو مسجد عمر کی انتظامیہ خصوصاً صوفی احمد دین (انصاف والے) شیخ عبدالباری،حاجی گلزار احمد،حاجی محمد ارشد نے ایک خوبصورت تقریب کا اہتمام کیا۔

تقریب کا آغاز جامعہ سلفیہ کے مدرس قاری محمد ریاض کی تلاوت سے ہوا۔نقابت کے فرائض راقم الحروف نے سرانجام دیئے۔خصوصی خطاب کے لئے عظیم اسلامک سکالر حافظ مسعود عالم حفظ اللہ تعالیٰ (فاضل مدینہ یونیورسٹی) اور نامور علمی شخصیت پروفیسر محمد یٰسین ظفر (پرنسپل جامعہ سلفیہ فیصل آباد) کو مدعو کیا گیا۔ان کے علاوہ شیخ الحدیث مولانا عبدالعزیز علوی،مولانا محمد یوسف انور (نائب امیر مرکزی جمعیت اہلحدیث) مولانا ندیم شہباز (خطیب مسجد ہذا) مولانا عابد مجید مدنی اور مولانا یونس بٹ نے خصوصی طور پر شرکت فرمائی۔

مدرس کلاس مفتی عبدالحنان زاہد نے دوستوں کے اصرار پر دوبارہ کلاس شروع کرنے کا اعلان فرمایا۔اس طرح روزانہ نماز فجر کے بعد کلاس دوبارہ شروع ہو چکی ہے۔

پروفیسر یٰسین ظفر صاحب نے اپنے خطاب میں عالم اسلام کی عظیم شخصیت خادم الحرمین الشریفین ملک فہد بن عبدالعزیز کی امت مسلمہ کے لئے خدمات کو خراج تحسین پیش کیا اور اس موقع پر اللہ رب العزت کی بارگاہ میں خصوصی دعا کی گئی کہ اللہ تعالیٰ ان کے گناہ معاف فرما کر انہیں جنت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔

حافظ مسعود عالم (فاضل مدینہ یونیورسٹی) نے قرآن مجید کے حوالے سے کلیدی خطاب فرمایا۔آپ کی گفتگو قرآن وحدیث سے مزین،مدلل اور پرمغز تھی۔آپ کا پرتاثیر وعظ قلب و جاں میں اترتا چلا گیا۔بات اگر دل سے نکلے تو تاثیر وعظ دوچند ہو جاتی ہے۔حافظ صاحب کا خطاب اس حقیقت کا زندہ ثبوت تھا۔

مذکورہ کلاس کی ایک نمایاں خصوصیت یہ تھی کہ اس کلاس میں پی ایچ ڈی ڈاکٹر سے لے کر ان پڑھ شخص تک اور مل اونر سے لے کر مزدور تک ہر شعبہ زندگی کے افراد شامل رہے۔فہم قرآن کلاس کے چار بزرگ طالب علم حاجی محمد اقبال (تلے والے) حاجی خوشی محمد (پاشا فیبرکس والے) حاجی غلام مصطفیٰ شیخ اور معروف سرجن ڈاکٹر ریاض احمد قرآن کے طالب علم ہونے کا اعزاز پا کر تکمیل کلاس سے پہلے ہی یکے بعد دیگرے اس جہان فانی سے کوچ فرما گئے۔خدا تعالیٰ روز قیامت انہیں قرآن کی شفاعت نصیب فرمائے۔آمین

ماہنامہ ''حسن کائنات'' فیصل آباد کی طرف سے شرکاء فہم قرآن کلاس کو خوبصورت علمی کتابیں پیش کی گئیں۔تقریب کے اختتام پر معزز حاضرین کے لئے ایک پرتکلف دعوت کا اہتمام کیا گیا تھا۔اس طرح یہ خوبصورت تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔ہم دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ مدرس کلاس مفتی صاحب اور مسجد انتظامیہ خصوصاً محترم صوفی احمد دین صاحب کو اس کاوش پر اجر عظیم عطا فرمائے اور ہمیں تیزی سے گزرتے ہوئے زندگی کے لمحات کی فکر کرتے ہوئے ایسی کلاسوں سے استفادہ کرنے اور اپنی آخرت سنوارنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین